بسم اللہ الرحمن الرحیم

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ہفت روزہ

تنظیم اہلحدیث

لاہور

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگرانِ اعلیٰ: حافظ عارف سلمان روپڑی

یداللہ علی الجماعۃ: ترمذی

لا جماعۃ الا بامارۃ: دارمی

جلد 56 | جمعۃ المبارک | 13 جمادی الاول 1433ھ 6 تا 12 اپریل 12ء | شمارہ 14

فون 7656730 فیکس 7659847

خدمتِ خلق

خدمت خلق جو کہ نہایت لطیف انسانی جذبہ ہے، جس سے قومی ارتقا کی سربلندی وابستہ ہے۔ دنیا کی قدیم اصلاحی تاریخ بتاتی ہے کہ اسی جذبہ نے بارہا بگڑی دنیا کو سنوارا اور گرتی قوموں کو سنبھالا ہے۔ اس جذبہ کے بغیر نہ انسانیت کی تعبیر ہوسکتی ہے اور نہ دنیا کی بے چینیوں کا علاج۔ خدمت خلق کا ایسا وسیع مفہوم ہے جس میں دل کے اخلاص سے لے کر ہاتھ پاؤں کی حرکت تک کا وہ ہر عمل داخل ہے، جو مخلوق کی بھلائی کے لئے سوچا اور کیا جائے۔ مومن جو بھی عمل کرے خواہ اپنے اہل وعیال اور عزیزوں، رشتہ داروں کی خبر گیری کے سلسلے میں یا محتاجوں کی مدد کرنے میں یا مخلوق کی خدمت کے عام کاموں میں یا دین کی اشاعت اور جہاد کے مقاصد میں ہو اگر اللہ کے قانون کے خلاف نہ ہو، خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو تو یہ بھی خدمت خلق کا ہی ایک شعبہ ہے۔ جس شخص کا دل اس جذبہ سے خالی ہوتا ہے اس کی نظر اخلاق کے اعلیٰ مقاصد پر نہیں ہوتی وہ صرف اپنی ذاتی مشقت اپنے سامنے رکھتا ہے۔ اس کا سوچنا اور عمل کرنا صرف اپنے ہی فائدے کے لئے ہوتا ہے اس کی نظر محدود ہوتی ہے۔ قوم وملت اس کے سامنے نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے دکھ درد کا احساس ہوتا ہے۔ اپنے ماننے والوں سے اسلام کا یہ مطالبہ ہے کہ اپنی انفرادی ضرورتوں کے ساتھ اجتماعی فرائض اور حقوق کو بھی یاد رکھیں۔ جب تک دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دینے کا جذبہ نہیں ابھرے گا، قومی مسائل حل نہیں ہوسکتے۔ خودغرضانہ اخلاق اور اسلام کے مخلصانہ اخلاق میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اسلامی اخلاق کی روح اخلاقی للّٰہیت خدا پرستی اور بے لوث جذبہ خدمت ہے، اور خودغرضانہ اخلاق کی بنیاد مفاد پرستی، خودغرضی، نفسانیت اور خدا فراموشی ہے۔ اسلام کا ابتدائی دور نہایت ہی غربت اور بے چارگی کا دور تھا، حضور ﷺ ہجرت کے بعد سب سے پہلے صحابہؓ کے درمیان باہمی برادرانہ تعلقات کے ذریعے ایسی خدمت خلق کی مثال قائم کی جس کو شرعی اصطلاح میں مواخات کہا جاتا ہے۔

بخاری ومسلم میں ارشاد پاک ہے: ''جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہے اللہ اس کی ضروریات پوری کرنے میں لگا رہے گا اور جو کسی مصیبت کو دور کرنے کے لئے مسلمان کے ساتھ لگا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو دور فرمائے گا۔'' اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔'' (سبحان اللہ)

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.com

تلاوت قرآن مجید کا طریقہ اور اجر

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ .وفی روایۃ ان افضلکم من تعلم القرآن و علمہ .(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ رقم:۵۰۲۷،۵۰۲۸)

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں افضل ترین لوگ وہی ہیں جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں زبان سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ واذاتلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا (الأنفال: ۲) ان پر آیات کی تلاوت انکے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہے۔ اسے پڑھنے کا انداز بھی اللہ عزوجل نے خود بیان کیا ہے۔ فرمان رب العالمین ہے: ورتل القرآن ترتیلا (المزمل: ۴) قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔ رسول مکرم ﷺ قرآن مجید کی عملی تفسیر تھے۔ آپ اللہ کے اسی حکم کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اُم سلمہؓ سے رسول معظم ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کان یقطع قراء تہ ایۃ ایۃ "بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ الحمدللہ رب العالمین٥ الرحمن الرحیم ٥ملک یوم الدین ٥ آپ کی قراءت ایک ایک آیت کے وقف کے ساتھ ہوتی تھی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر وقف کرتے۔ الحمدللہ رب العالمین پڑھ کر وقف کرتے۔ ملک یوم الدین پڑھ کر وقف کرتے۔ (سنن ترمذی کتاب القراء ات باب فی فاتحۃ الکتاب رقم:۲۸۲۸) اس انداز سے تلاوت قرآن کرنے والے قاری کو قیامت کے دن اللہ مالک الملک کی طرف سے یہ اعزاز اور شرف حاصل ہوگا۔ اس کو فرمایا جائے گا۔ اقرأ وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عنداخرایۃ تقرء ھا. قرآن کی تلاوت کرتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ہاں ایسے ہی ترتیل سے پڑھ جیسے تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ تیری منزل وہ ہے جہاں تو تلاوت کرتے کرتے آخری آیت پر پہنچ جائے۔ (سنن أبی داود کتاب الوتر باب کیف یستحب الترتیل فی القراء ۃ رقم: ۱۴۶۴) قرآن مجید اپنے تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گا۔ فرمان رسول اللہ ﷺ: اقرء واالقرآن فانہ یأتی یوم القیامۃ شفیعالأ صحابہ . قرآن پڑھا کرو۔ اسلئے کہ یہ قیامت کے دن پڑھنے والوں کیلئے سفارشی بن کر آئے گا (صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب فضل قراء ۃ القرآن رقم:۸۰۴) قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں جتنا ہی کوئی ماہر ہوگا اسے اتنا ہی اعلیٰ ساتھ نصیب ہوگا۔ فرمایا: الذی یقرء القرآن وھو ماھربہ مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرء القرآن یتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران. جو قرآن مجید کو پوری مہارت سے پڑھتا ہے تو وہ بزرگ، نیکوکار فرشتوں کا ساتھی ہوگا۔ اور جو قرآن مجید کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اسکے پڑھنے میں اس پر مشقت ہوتی ہے (برکت قرآن دیکھیں) دگنا اجر اسے بھی میسر آتا ہے۔ اسی لئے تلاوت قرآن جتنی حسن صوتی میں ہوگی اتنا ہی مقام ومرتبہ میں بڑھ جائے گی۔ بلکہ یہ حکم جاری کر دیا: فرمایا: من لم یتغن بالقرآن فلیس منا. جو قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (سنن أبی داود باب استحباب فی القراء ۃ رقم: ۱۴۸۱) بلکہ یہاں تک فرمایا: ماأذن اللہ لشئی ماأذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھربہ . اللہ تعالیٰ کسی چیز کیلئے اس طرح کان نہیں لگاتا جس طرح وہ حسین آواز پیغمبر کیلئے کان لگاتا ہے جب وہ قرآن کو مزین اور اونچی آواز کے ساتھ تلاوت کرے (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب من لم یتغن بالقرآن رقم: ۵۰۲۳) تلاوت قرآن سے نیکیوں کے ترازو بھر جاتے ہیں۔ فرمایا: من قرء حرفامن کتاب اللہ فلہ حسنۃ والحسنۃ بعشرا مثالھا ولااقول: الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف . جس نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا اسکے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (یہ پڑھنے والے کو تیس نیکیاں ملیں گی) (سنن ترمذی أبواب ثواب القرآن باب ماجاء فیمن قرء حرفا...رقم: ۲۹۱۰) سبحان اللہ وبحمدہ کیسا اجر وثواب ہے تلاوت قرآن کریم پر۔ رحمت رب العالمین اور مہربانی رحمٰن ورحیم تلاوت قرآن پر صرف یہی اکتفا نہیں کرتی بلکہ فرمایا: قل ھو اللہ احد والذی نفسی بیدہ انھالتعدل ثلث القرآن۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قل ھو اللہ احد یعنی سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ کون بدنصیب ہے جو نیکیوں کے اس موسم بہار سے فائدہ حاصل نہ کرے۔ اے ہمارے اللہ ہمیں بھی تلاوت قرآن کریم کی سعادت نصیب فرما۔ آمین یارب العالمین

جمعیت اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

تنظیم اہلحدیث

ہفت روزہ لاہور

مدیر مسئول

روپڑی حافظ محمد جاوید

جلد 56 ☆ شمارہ 14

13 جمادی الاول ☆ 1433ھ

6 اپریل ☆ 2012ء

C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس : 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی

مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید

مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی

معاون مدیر : حافظ عبدالجبار مدنی

نائب مدیر انتظامی : مولانا عبداللطیف حلیم

مینجر : شہادت طور

0300-4583187

کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی

0300-4184081

فہرست

ادار یہ 3

الاستفتاء 5

تفسیر سورۃ النساء 7

ندوۃ العلماء...... 8

جنگ قادسیہ کا پس منظر...... 11

نماز کی تیس فضیلتیں 14

تبصرہ کتب 17

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے

سالانہ - 300 روپے

بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5

چوک دالگراں لاہور 54000

ادار یہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

رینٹل پاور منصوبے ختم سابق وزراء سیکرٹریز اور دیگر حکام کے خلاف مقدمات کا حکم

کھربوں روپے کی کرپشن ہوئی۔ سپریم کورٹ کرپشن کنگ علمدرآمد میں رکاوٹ بن گیا

کرائے کے بجلی گھر جو کہ بغیر بجلی پیدا کئے پاکستانیوں پر بجلی گرا رہے تھے اور وفاقی وزیر فیصل صالح حیات جیسے وزنی دلائل کے ساتھ سپریم کورٹ میں چیلنج کر رکھا تھا کہ محض کمیشن خوری کا منصوبہ ہے، 30 مارچ کو طویل سماعت کے بعد سپریم کورٹ میں اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا، فیصلے کے مطابق کرائے کے بجلی گھر حاصل کرنے کا سارا منصوبہ بددیانتی کمیشن خوری پر مبنی ہے، جسے فی الفور ختم کر دیا جائے۔ سپریم کورٹ نے حکم دیا کہ 2006ء اور 2008ء کے بعد کے وفاقی وزراء سابق سیکرٹریز پانی و بجلی ڈاؤن پیمنٹ بڑھانے والے وفاقی وزیر خزانہ سیکرٹری خزانہ پیپکو جینکو پی پی آئی بی اور نیپرا کے حکام کے خلاف فوجداری اور دیوانی مقدمات درج کرائے جائیں۔ پاور سیکٹر میں پی پی کے چار سالہ دور حکومت میں ایک ہزار ارب روپے خرچ کرنے کے باوجود ملک اندھیروں میں ڈوبا رہا۔ یہ وہ رقم ہے جو رینٹل پاور منصوبوں سے الگ ہے، رینٹل پاور منصوبوں پر ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کی جو رپورٹ اخبار جنگ ملتان میں مورخہ 31 مارچ کو شائع ہوئی ہے، اس کے مطابق چار سالہ پی پی دور حکومت میں 8500 ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے۔ رینٹل پاور منصوبہ زرداری گیلانی حکومت کا کمیشن خوری کا محض ایک منصوبہ ہے، ورنہ یہاں تو ؎ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

سارا جسم ہی زخم زخم بنا ہوا ہے کاٹن کی پٹی کہاں کہاں لگاؤں، ریلوے کو پہلے تباہ کیا اب انجنوں کی خریداری کا مرحلہ ہے کمیشن ہی کمیشن۔ پی، آئی، اے کو پہلے تباہ کیا اب نئے جہاز خریدے جا رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی دہائیاں دے رہی ہے کہ اربوں روپے کا کمیشن جہازوں کی خریداری میں کھایا گیا ہے، سٹیل مل تباہ ہو گئی، ادھر سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ہے، مہذب دنیا انتظار میں تھی کہ اس فیصلے کے بعد پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم مستعفی ہو جائیں گے لیکن گیلانی صاحب تین روزہ دورے پر چین چلے گئے اور زرداری صاحب ہندوستان کے لیے رخت سفر باندھے بیٹھے ہیں۔ بس روانگی سے قبل علی بابا نے نیب کو حکم دیا ہے کہ چالیس چوروں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کرنی انہیں اپنے اپنے عہدوں پر باعزت قائم رہنا چاہیے، تا کہ جس طرح وہ ملک وقوم کی خدمت کر رہے ہیں بدستور کرتے رہیں، کرپشن کنگ چونکہ خود این، آر، او زدہ ہے اور این آر، او زدگان کے خلاف عدالتی حکم پر عملدرآمد نہیں ہونے دے رہا، اسی طرح رینٹل پاور منصوبوں میں کمیشن خوری کا کھرا ابھی ایوان صدر تک جاتا ہے۔ اس لیے صدارتی استثناء کے حامل صدر صاحب نے تمام کرپٹ وزیروں اور سیکرٹریز اور دیگر

ملوث حکام کو بھی استثناء کی چھتری تلے کر لیا ہے، ادھر سپریم کورٹ کے فیصلے سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے فی الفور تیل اور گیس کے نرخوں میں بے تحاشا اضافہ کر دیا ہے تا کہ لوگ تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف سراپا احتجاج بن جائیں، ہماری باقی کرتوتیں بھول جائیں اور پھر اتنے بے تحاشا اضافے میں سے کچھ رقم کم کر کے لوگوں کا غصہ ٹھنڈا کر دیں گے اور پھر راوی چین ہی چین لکھے گا ادھر ریلوے کے جنرل منیجر سعید اختر صاحب ریلوے کی تباہی اور لوٹ کھسوٹ میں گرفتار ہو کر چودہ روزہ ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وزیر اعظم کے حکم پر کیا ہے، کس کس ادارے کا ذکر کیا جائے، حکمرانوں کے کمیشن کا تو یہ حال ہے کہ اپنا دو کلو گوشت حاصل کرنے کی خاطر قوم کا پورا بیل ذبح کر دیتے ہیں، ہندوستان میں نو سال بعد ریلوے کے کرائے میں اضافہ کیا گیا عوام کے معمولی احتجاج پر وزیر ریلوے نے استعفیٰ دے دیا۔ ماضی میں ہندوستان میں دو ٹرینوں کے تصادم پر ان کا ریلوے وزیر مستعفی ہو گیا تھا۔ پاکستان میں آئے دن ٹرینوں کے انجن فیل ہوتے رہتے ہیں، ایکسیڈنٹ ہوتے رہتے ہیں، کرائے سال میں دو دو بار بھی بڑھ جاتے ہیں، مجال ہے جو کبھی کسی وزیر کے ماتھے پر شکن پڑی ہو بلکہ ایک دفعہ ریلوے کے بہت بڑے حادثے پر صحافی نے ایک ریلوے منسٹر سے غلطی سے سوال کر دیا جناب اتنے بڑے حادثے پر کیا آپ مستعفی ہو رہے ہیں، وزیر صاحب نے بڑی ڈھٹائی سے جواب دیا کہ کیا جس گاڑی کا حادثہ ہوا ہے اس کا میں ڈرائیور تھا؟ یہاں تو وزیروں پر کرپشن کا الزام ایک ایسا معمول ہے جیسے کمیشن خورد بردان کی تنخواہ کا حصہ ہو جس پر انہیں کبھی شرمندگی نہیں ہوئی، کبھی قوم کو اپنی صفائی نہیں دی۔ کراچی خون میں نہا رہا ہے وہاں پر قاتلوں، بھتہ خوروں، درندوں کا راج ہے، بلوچستان نفرتوں کی آگ میں جل رہا ہے، حکمرانوں کو پرواہ تک نہیں کہ ہم نے ملک کو کس حال میں سنبھالا تھا اور کہاں تک اس کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ کرنسی نوٹ ہیں کہ دھڑا دھڑ چھاپے جا رہے ہیں ملکی کرنسی کو ردی کاغذ میں تبدیل کیا جا رہا ہے، حکمرانوں نے آئندہ الیکشن بھی جیت لینے کی منصوبہ بندی کر لی ہے، ملتان میں جاوید ہاشمی کی خالی کی ہوئی نشست پر وزیر اعظم کے بیٹے نے سوا لاکھ کے قریب ووٹ حاصل کیے (ن) لیگ کے امیدوار نے چھیالیس ہزار ووٹ لیے جبکہ آزاد امیدواروں کے ووٹ اس کے علاوہ تھے، ضمنی انتخابات میں لوگوں کی عدم دلچسپی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تقریباً دو لاکھ ووٹ کا ٹرن آؤٹ بنتا ہے جبکہ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ پولنگ سٹیشنوں پر اتنے ووٹ نہیں ڈالے گئے، گویا عام انتخابات کی ریہرسل شروع ہے ادھر تصحیح شدہ فہرستیں جو سپریم کورٹ کے حکم سے تیار کی گئی ہیں ان میں تیس سال قبل فوت ہونے والوں کے ووٹ بھی درج ہیں، ملتان شہر کے باسیوں کو صحیح فاصلہ معلوم ہے کہ گلگشت کالونی کے رہنے والوں کے ووٹ نواں شہر اور نواں شہر کے رہنے والوں کے ووٹ گلگشت میں درج ہیں۔ جماعت اسلامی کے ایک معروف رہنما نے بتایا کہ ان کی والدہ کی زوجیت کے خانے میں ان کا اپنا نام درج ہے۔ آخر یہ کس دست ہنر آموز کی کارستانی ہے کہ شہر کے جنوب میں رہنے والوں کے ووٹ شمال اور شمال کے رہنے والوں کے ووٹ جنوب میں درج کیے جائیں۔ اب کون اتنے طویل فاصلے پر لے جا کر اپنی ماں، بہن، بیوی کو قطار میں گھنٹوں کھڑا رکھے گا۔ تصحیح شدہ فہرستیں سراپا اغلاط ہیں، اب ان کی تصحیح ناممکن ہے نتیجہ پیشگی نظر آ رہا ہے۔

نیٹو سپلائی کی بحالی حکومتی فیصلہ

سلالہ چیک پوسٹ پر نیٹو فورسز کے وحشیانہ حملوں میں چوبیس پاکستانی فوجیوں کی المناک شہادت کے بعد جنرل کیانی کے سخت احتجاج پر حکومت نے افغانستان میں نیٹو فورسز کی سپلائی پر پابندی عائد کر دی۔ چار سالہ دور حکومت میں یہ واحد اچھا کام تھا جس پر عوام نے اس کرپٹ حکومت کی بھی دل کھول کر تعریف کی لیکن جلد ہی امریکہ معافی مانگنے کی بجائے حکومت کو دھمکیاں دینے پر اتر آیا اور حکومت کا انجر پنجر ہل گیا، دینی جماعتوں نے فوری طور پر دفاع پاکستان کونسل کے نام سے ایک اتحاد قائم کیا اور ملک کے طول و عرض میں جلسے کیے، لاہور، راولپنڈی، ملتان اور کراچی کے جلسوں نے نہ صرف حکمرانوں بلکہ امریکہ تک کو ایک پیغام مل گیا کہ اب نیٹو کو سپلائی اتنا آسان کام بھی نہیں ہے۔ جو چند دھمکی آمیز پیغامات سے بحال ہو جائے گی، ادھر ہر شہر میں دفاع پاکستان کے جلسوں میں عوام نے ریکارڈ توڑ جوش و خروش کا مظاہرہ کیا، عوام کے بپھرے ہوئے تیور دیکھ کر حکمرانوں نے بظاہر تو چپ سادھ لی بلکہ عوام کو مطمئن کرنے کے لیے بیان بازی بھی شروع کر دی کہ نیٹو فورسز کو سپلائی بحال نہیں ہو گی لیکن در پردہ سفارت کاری کام دکھاتی رہی اور پھر حکومت نے اعلان کیا کہ پارلیمنٹ کے تقدس کے لبادے میں چھپا لے، حتیٰ کہ حکومت کا موقف ہے کہ صدر کے استثنیٰ اور وزیر اعظم کے توہین عدالت کیس کو بھی پارلیمنٹ میں بھیجا جائے ہو سکتا ہے۔ کل کلاں وزیر اعظم صاحب کہیں کہ کرپشن کے تمام مقدمات پارلیمنٹ میں بھیجے جائیں تا کہ وہاں سے اکثریتی بل بوتے پر باعزت بری ہو سکیں۔ بہر حال حکومت نے اب عوام کو لولی پاپ دیا ہے اگر امریکہ ڈرون حملے بند کر دے اور اپنے کنٹینروں میں نیٹو فورسز کے لیے اسلحہ نہ لے جائے تو ہم سپلائی بحال کر دینگے۔ حسب معمول فرینڈلی اپوزیشن نے بھی اس کی تائید کر دی ہے، مزید بد قسمتی یہ ہے کہ جنرل صاحب بھی راضی ہے، ملک کا اللہ ہی حافظ ہے، آزمودہ دوست چین سے سستی بجلی کی پیش کش ٹھکرا کر ہم توازلی دشمن بھارت سے مہنگی بجلی خرید رہے ہیں۔

؎ دہائی ہے میرے مولا دہائی

الاستفتاء

مفتی عبیداللہ خاں عفیف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دینا؟

سوال: کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی کو گالی دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ایک سائل

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب:

واضح ہو کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے اسلام اور مناقب ومحاسن اور انکی اسلامی مساعی کا انکار نہ صرف اکبرالکبائر گناہ ہے، بلکہ سنی اور شیعہ مجتہدین کے مطابق صحابہ کو سب وشتم کرنا کبیرہ گناہ اور موجب لعنت ہے۔ پہلے چند ایک سنی احادیث اور اقوال پیش خدمت ہیں:

()**عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ لاتسبوا اصحابی فلوان احدکم انفق مثل احد ذهبا مابلغ مداحدهم ولانصيفه.** [مناقب ابی بکر الصدیق ج ۱ ص ۵۱۸ وفضائل صحابه لاحمد بن حنبل ج ۱ ص ۵۱] حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگو! میرے صحابہ کو گالی نہ دینا (کہ ان کا مقام تو اتنا بلند ہے کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے تو صحابہ کے آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔

(۲) صحابہ کے ساتھ بغض رکھنا دراصل اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ بغض کی فرع ہے: **عن عبدالله بن مغفل قال قال رسول الله ﷺ الله الله فی اصحابی لاتتخذوهم غرضا من بعدی من احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله فیوشک ان یاخذهم.** [فضائل صحابه ص ۴۹] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد صحابہ کو اپنی تنقید کا نشانہ نہ بنانا، جو ان سے محبت کرتا ہے تو اس لیے کرتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے، جو ان سے بغض رکھتا ہے تو اس لیے کہ اس کو میری ذات کے ساتھ بغض ہے، جس نے صحابہ کو ایذا پہنچائی تو اس نے مجھ کو ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے نپٹ لے۔

صحابہ کو گالی دینا باعث لعنت ہے:

عن عطاء قال قال رسول الله ﷺ لاتسبوا اصحابی فمن سبهم فعليه لعنة الله. هذا مرسل ورجاله ثقات.
[فضائل صحابه للامام احمد بن حنبل ص ۵۵]
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اور جس کسی نے ان کو گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

تمام صحابہ کرام نہ صرف افضل امت ہیں بلکہ اللہ علیم وخبیر نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت ونصرت کے لیے ان کا خود انتخاب فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ کے شرف اور مناقب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **من کان منکم مستنا فلیستن بمن قدمات فان الحی لایؤمن علیه الفتنة اُلئک اصحاب محمد ﷺ کانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تکلفا اختارهم الله لصحبة نبیه ولاقامة دینه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم علی اثرهم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقهم وسیرهم فانهم کانوا علی الهدی المستقیم.** [رواه رزین۔ مشکوٰۃ ص ۳۲] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ سے بعد آنے والوں کو وصیت فرماتے ہیں کہ تم کو فوت شدہ صحابہ کی سنت اور طریقہ کی اقتدا کرنی چاہیے، کیونکہ کوئی زندہ انسان فتنہ کی زد سے باہر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ساری امت سے افضل لوگ تھے جن کے دل ایمان واخلاص اور تقویٰ سے معمور تھے۔ علم وعمل کی گہرائی میں سب سے آگے تھے اور تکلف نام کی چیز سے ناآشنا تھے یہ وہ مبارک شخصیات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی نصرت اور اقامت دین کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ پس آپ ان کی فضیلت کو پہچانو اور ان کے علم وعمل کی اتباع کرو اور ممکن حد تک ان کے اخلاق عالیہ اور پاکیزہ سیرتوں کو اپناؤ، کیونکہ وہ ہر صورت رسول اللہ ﷺ کے سچے اور کھرے پیروکار تھے۔

صحابہ کا گستاخ زندیق ہے:

امام ابوزرعہ رازی تصریح فرماتے ہیں: **اذا رأیت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول ﷺ فاعلم انه زندیق وذالک ان الرسول عندنا حق والقرآن حق وانما أدی الینا هذا القرآن والسنن اصحاب رسول الله ﷺ وانما یریدون ان یجرحوا شهودنا لیبطلوا الکتاب والسنة والجرح بهم اولی وهم زنادقة.** [الکفایة للخطیب البغدادی ص ۹۷ وفضائل الصحابه لاحمد بن حنبل ج ۱ ص ٦] کہ جب آپ کسی شخص کو کسی ایک صحابی رسول کی تنقیص (اعتراض اور توہین) کرتے ہوئے دیکھیے تو آپ یقین کرلیں کہ وہ بدبخت زندیق (بے دین) ہے کیونکہ ہمارے نزدیک

رسول اللہ ﷺ حق ہیں اور قرآن بھی حق ہے اور صحابہ کرام ہی نے قرآن وسنت کو ہم تک پہنچایا ہے (اور صحابہ ہی ان دونوں کے شاہد عدل ہیں) اور یہ زندیق لوگ اپنے ناپاک ارادوں سے ہمارے گواہوں (صحابہ) پر جرح کر کے کتاب وسنت کو باطل ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود جرح کے بالاولی مستحق ہیں، یہ لوگ بلاشبہ زندیق (بے ایمان) ہیں۔

<u>صحابہ کی توقیر اور تعظیم فرض ہے:</u>

وکلھم عدل، امام، فاضل، رضی فرض علینا توقیرھم وتعظیمھم وان نستغفرلھم ونحبھم وثمرۃ یتصدق بھا احدھم افضل من صدقۃ احدنا دھرہ کلہ۔ [الاحکام فی اصول الاحکام ص ۸٦٦ وفضائل الصحابہ احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۰] ہرایک صحابی عادل (سچا اور متبع سنت) امت کا امام، صاحب فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ تھا ہم پر تمام صحابہ کی توقیر اور تعظیم فرض ہے اور یہ بھی فرض ہے کہ ہم ان کے لیے استغفار کریں اور ان کے ساتھ محبت رکھیں، ان میں سے کسی ایک صحابی کی ایک صدقہ کی کھجور ہم میں سے کسی ایک کی عمر بھی کی سخاوت سے افضل ہے۔

ان احادیث شریفہ سے کیمروز ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے متعلق دل میں کدورت اور بغض وعناد رکھنا اکبر الکبائر گناہ، پرلے درجہ کی بدنصیبی اور اکتساب لعنت ہے۔ یہ تو عام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت، شان اور جلالت قدر کا بیان ہے، رہے حضرت ابوبکر صدیق ؓ تو ان کی عظمت وجلالت کا تو عالم اس سے بھی کہیں زیادہ بالاتر ہے، حتیٰ کہ ان سے محبت وعقیدت مومن کے ایمان کا ثبوت اور ان سے بغض عناد ایمان کا فقدان ہے۔ حضرت علی ؓ تصریح فرماتے ہیں: **خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ ابوبکر وعمر لایجتمع حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن۔** [اخرجہ الطبرانی فی الاوسط، تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۵۱] کہ میری محبت اور ابوبکر اور عمر سے دشمنی ایک ساتھ کسی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی، یعنی ابوبکر اور عمر کے ساتھ دشمنی بے ایمان ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

(۲) **عن انس مرفوعا حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضھما کفر۔** [اخرجہ ابن عساکر، تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۴۷] کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی محبت عین ایمان اور ان کے ساتھ بغض وعداوت سراسر کفر ہے۔

(۳) **قال بعض العلمآء لوقال قائل ان جمیع الصحابۃ ماعدا ابابکر لیست لھم صحبۃ لم یکفر ولو قال ان ابابکر لم یکن صاحب رسول اللہ ﷺ کفر فان القرآن العزیز نطق انہ صاحبہ۔** [اسد الغابۃ ج ۳ ص ۲۰۹]

بعض علمائے اسلام نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر دوسرے تمام صحابہ کے لیے شرف صحبت کا انکار کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا، اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ ابوبکر صاحب رسول ﷺ نہیں، تو یہ شخص کافر ہوگا کیونکہ قرآن عزیز نے واشگاف الفاظ میں ان کو صاحب رسول ﷺ کہا ہے۔ جیسا کہ سورۃ التوبہ میں نص جلی ہے: **اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا۔** [آیت: ۴۰] جب وہ (رسول اللہ ﷺ) اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

چوں میگفت پیغمبر یار خودرا — اندوہ مخوران اللہ معنا

[عمدۃ البیان طبری]

(۴) طبقات ابن سعد حصہ ۳ میں مسلم بن بطین یوں گنگناتے ہیں:

انا لعاتب لا ابالک عصبۃ
علقوا الفری وبرؤا من الصدیق

اے پدر مردہ ہم اس جماعت کو ملامت کرتے ہیں جنہوں نے کذب وافتراء کو دل میں جگہ دی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے بیزار ہوگئے۔

(۵) جناب جعفر صادق تصریح فرماتے ہیں: **حدثنا سفیان عن جعفر انہ قال حب ابی بکر و عمر ایمان و بغضھما کفر۔** [رجال کشی بحوالہ کشف الاسرار ص ۳۴] یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان اور ان کے متعلق دل میں بغض رکھنا کفر ہے، نیز یہ حوالہ بستان صحابہ ص ۲۸ پر بھی موجود ہے۔

(٦) جناب جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جو شخص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا منکر ہے، اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ [اسد الغابۃ ج ۳ ص ۲۰۹، بستان صحابہ ص ۲۹] (۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر ؓ سے بغض رکھا وہ منافق ہے [کنز العمال ج ۱۳ ص ۱۰ بحوالہ بستان صحابہ ص ۳۷]

<u>گستاخ ابوبکر صدیق ؓ کا انجام بد:</u>

ایک بدنصیب حضرات شیخین کو گالیاں بکتا تھا اور لوگوں کے منع کرنے کے باوجود وہ جب باز نہ آیا تو وہ رفع حاجت کے لیے نکلا تو بھڑوں نے اس کو گھیر لیا، اس نے امداد کے لیے پکارا لوگ جب اس کی مدد کو نکلے تو بھڑوں نے امداد کرنے والوں پر بھی حملہ کر دیا۔ لہٰذا لوگوں نے اس کی مدد ترک کردی اور بھڑوں نے اس کو کاٹ کھایا۔ [فضائل صحابہ امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۳۳، مگر یہ روایت ضعیف ہے] خلاصہ یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے بغض وعداوت رکھنے والا پرلے درجہ کا بدنصیب ایمان سے محروم اور اپنے اس باطل عقیدہ کی بنا پر اسلام سے خارج اور بدانجام ہے۔

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر 19)　**حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا٥

اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے، مردوں کا اس میں سے حصہ جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (۳۲)

مشکل الفاظ کے معانی:

وَلَا تَتَمَنَّوْا: اور نہ تم تمنا کرو۔

نَصِيْبٌ: حصہ۔

اكْتَسَبُوْا: انہوں نے کمایا۔

اكْتَسَبْنَ: انہوں نے کمایا (عورتوں نے)

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کبائر سے بچنے کا بدلہ جنت بتلایا ہے اور اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل طلب کرنے کا حکم دیتے ہوئے بتلایا کہ مرد و عورت جو بھی عمل کریں گے، آخرت میں ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

التوضیح:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

اللہ تعالیٰ نے مرد و زن کے مابین فضیلت کی حدود متعین کی ہیں اس لیے ہر ایک کو یعنی مردوں کو عورتوں اور عورتوں کو مردوں والی فضیلت کی تمنا و آرزو نہیں کرنی چاہیے۔ مثلاً مرد اللہ کے راستے میں براہِ راست لڑتے ہیں جبکہ عورت اس طرح نہیں لڑ سکتی۔ طلاق کا اختیار مرد کے پاس ہے، عورت صرف طلاق خلع کی صورت میں لے سکتی ہے، مرد حیض و نفاس سے مبرا ہے جبکہ عورتوں کو یہ چیزیں لاحق ہوتی ہیں، اسی طرح وراثت میں مرد کے مقابلہ میں عورت کو کم حصہ ملتا ہے، مرد حاکم اور عورت محکوم ہیں لیکن اولاد پر حسن سلوک کے سلسلہ میں ماؤں کا زیادہ حق ہے، مرد یعنی باپ کا درجہ ماں سے کم، اسی طرح لڑکیوں کی پرورش کی فضیلت لڑکوں کے مقابلہ میں زیادہ بیان کی گئی ہے اس لیے ہر ایک کو جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس کو دوسرے کی فضیلت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔

اسی لیے فرمایا: لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ.

کہ جو نیکیاں مرد کمائیں گے ان کا صلہ مردوں کو اور عورتوں کو ان کی نیکیوں کا صلہ ملے گا کیونکہ ہر ایک کا دائرہ عمل الگ الگ ہے اس لیے ہر ایک کو اپنے اپنے فرائض کی بجا آوری لانی چاہیے کیونکہ بعض نیکیوں سے مرد محروم رہتے ہیں اور اسی طرح بعض نیکیوں سے عورتیں محروم رہتی ہے۔

اسی لیے فرمایا: نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کے فضل کا سوال کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتے ہوئے بخوبی جانتے ہیں کہ ان میں کون سی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں اس لیے مردوں اور عورتوں کو کسی ایسی فضیلت کا سوال نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ان کی محرومی خاص حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی ہے جس کو وہ نہیں جانتے۔

آیت مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:

1۔ اہل ایمان کو کسی ایسی فضیلت کا سوال نہیں کرنا چاہیے کہ جو کسی خاص جنس کے ساتھ مخصوص ہو۔

2۔ جنس کے ساتھ مخصوص فضیلت کی حکمتوں کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہایت قبیح فعل ہے۔

ندوۃ العلماء کے اصحاب ثلاثہ

مولانا سید سلیمان ندویؒ | مولانا مسعود عالم ندویؒ | مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

عبدالرشید عراقی

قسط نمبر 3

سید صاحب کا دینی مسلک: عقیدۃً سید صاحب کا رجحان ابتداء میں اہل حدیث کی جانب تھا۔ ''تراجم علمائے حدیث ہند'' مصنف مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشیروی (م ۱۹۶۶ء) کا مقدمہ سید صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اس کے درج ذیل اقتباس سے ان کے فقہی مسلک پر بڑی وضاحت سے روشنی پڑتی ہے۔ سید صاحب لکھتے ہیں: اس میں بعض ایسے علمائے حدیث کے حالات بھی شامل ہیں جو غلو و افراط سے خالی، توحید و سنت کے متبع اور سلف صالحین کے پیرو ہیں اور حق کو کسی امام خاص میں منحصر نہیں سمجھتے۔ باقی میں اپنی نسبت کیا کہوں۔

؎ دوستاں ایں تہمت شیوہ بما نیز کند

میں سنت کا پیرو اور توحید خاص کا معتقد ہوں، سنت کو دلیل مانتا ہوں اور علماء کے لیے اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کے لیے کھلا مانتا ہوں اور حق کو ائمہ سلف میں کسی ایک میں منحصر نہیں سمجھتا۔ اب آپ اس پر مجھے جو چاہیں سمجھ لیں۔ ''آزادہ روہوں اور میرا مسلک ہے صلح کل ہرگز کسی سے عداوت نہیں مجھے۔'' (مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند طبع دہلی ص ۳۴)

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی کی رائے یہ ہے: سید صاحب مقلد جامد نہ تھے، فقہیات میں عموماً فقہ حنفی پر عامل رہے۔

(حیات سلیمان ص ۶۷۶)

مسائل کی تشریح میں حافظ ابن تیمیہ، حافظ ابن قیم اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی تحقیقات پر زیادہ اعتماد کیا ہے۔ (معارف جنوری ۱۹۴۳ء ص ۲)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی سے زمانہ طالب علمی ندوۃ العماء تعلقات تھے اور آخر دم تک مولانا دریا آبادی سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا مولانا عبدالماجد، مولانا اشرف علی تھانوی کے خاص معتقدین میں سے تھے، ان کی تحریک پر سید صاحب نے ان کے آستانہ پر حاضری دی اور اپنی جبین نیاز خم کردی۔

۱۹۵۳ء کے اوائل میں سید صاحب شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کے قومی دواخانہ کے افتتاح کے لیے لاہور تشریف لائے اور ان کا قیام جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ میں رہا۔ مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی لکھتے ہیں کہ مولانا محمد حنیف ندوی (سید صاحب سے ان کے بڑے بے تکلفانہ روابط تھے) اپنے ساتھ سید صاحب سے ملاقات کے لیے لے گئے، جب ہم جامعہ اشرفیہ پہنچے، سید صاحب سے ملاقات ہوئی، بڑی محبت سے ملے اور حال احوال دریافت کیا، مولانا محمد حنیف ندوی نے کہا یہ آپ نے کیا کیا کہ سیرۃ النبی ﷺ بہشتی زیور کی جھولی میں ڈال دیا۔ سید صاحب نے جواب میں فرمایا جب آپ بھی میری عمر کو پہنچیں گے تو ایسا ہی کریں گے

۱۹۴۳ء میں سید صاحب کی کتاب ''حیات شبلی'' شائع ہوئی، یہ ۸۴۸ صفحات پر محیط ہے۔ یہ ضخیم کتاب ایک شخص کی سوانح عمری ہی نہیں بلکہ مسلمانان ہند کے پچاس برس کے علمی، ادبی، تعلیمی، قومی، مذہبی اور سیاسی واقعات کی تاریخ بھی ہے اور سید صاحب کی یہ آخری کتاب ہے۔

۱۹۴۶ء میں نواب سر حمید اللہ خاں والی بھوپال نے آپ کو ریاست کا قاضی القضاۃ اور امیر الجامعہ اشرفیہ کے منصب پر فائز کیا۔ آپ اس عہدہ پر اکتوبر ۱۹۴۹ء تک فائز رہے لیکن دارالمصنفین اور ندوۃ العلماء سے تعلقات بدستور قائم رہے۔

۱۹۴۹ء میں سید صاحب مع اپنی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادے سلمان سلمہ کے ساتھ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے، وہاں آپ شاہی مہمان رہے۔

۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء کو جدہ سے روانہ ہوئے اور جنوری ۱۹۵۰ء میں بھوپال تشریف لے گئے۔ اس وقت بھوپال میں انقلاب آچکا تھا، ریاست ختم ہو کر انڈین یونین میں شامل ہو چکی تھی، ان حالات میں اب سید صاحب کا بھوپال میں قیام بے معنی تھا چنانچہ جون ۱۹۵۰ء میں سید صاحب پاکستان تشریف لے آئے۔ یہاں حکومت پاکستان نے اسلامی دستور کی تشکیل کے لیے پاکستان کے (31 نامور علمائے کرام) کی ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کا صدر سید صاحب کو بنایا گیا۔ جنوری ۱۹۵۱ء میں جمعیۃ علمائے اسلام سلہٹ (مشرقی پاکستان) کے جلسہ کی صدارت کے لیے سلہٹ تشریف لے گئے۔ ۱۹۵۲ء میں اسلامی بورڈ کے صدر بنائے گئے۔

مارچ ۱۹۵۳ء میں ڈھاکہ کا سفر کیا اور وہاں سے آپ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ طلبائے ندوہ نے آپ کی تشریف آوری پر ایک جلسہ کا اہتمام کیا، جیسے

ہی سید صاحب نے جلسہ گاہ میں قدم رکھا تو بڑے تاثر سے یہ شعر پڑھا ۔

میں اپنے گھر میں آیا ہوں مگر انداز تو دیکھ
میں اپنے آپ کو مانند مہمان لے کے آیا ہوں

اسکے بعد آپ نے ایک بڑی پرزور تقریر فرمائی اور آخر میں طلباء کو یہ پیام دیا۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا میں امامت کا

اس کے بعد سید صاحب واپس کراچی تشریف لے آئے۔

<u>وفات:</u> اب سید صاحب علیل رہنے لگے تھے، بڑھاپا غالب آچکا تھا، تا آنکہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ بمطابق ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء کو سید صاحب نے اس دنیائے فانی کو الوداع کیا انا للہ وانا الیہ راجعون.

<u>تصانیف:</u> سید صاحب کی تصانیف کی مکمل فہرست درج کی جاتی ہے

(۱) لغات جدیدہ (۲) تاریخ ارض القرآن (۲ جلد) (۳) سیرۃ النبی ﷺ (جلد سوم تا جلد ہفتم) (۴) سیرت عائشہؓ۔ علامہ اقبالؒ اس کتاب کے بارے میں سید صاحب کو لکھتے ہیں۔ سیرت عائشہؓ کے لیے سراپا سپاس ہوں یہ ہدیہ سلیمانی نہیں سرمہ سلیمانی ہے، اس کتاب کے پڑھنے سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا، خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ (اقبال نامہ ص ۱۱۳)

(۵) خطبات مدراس (۶) عرب وہند کے تعلقات (۷) عربوں کی جہاز رانی (۸) خیام۔ دسمبر ۱۹۳۰ء میں سید صاحب نے آل انڈیا اورینٹل کانفرنس کے اجلاس پٹنہ میں ایک مقالہ پڑھا تھا۔ بعد میں سید صاحب نے اس میں اضافہ کر کے ایک مستقل کتاب کی شکل دے دی۔

علامہ اقبال کے پاس جب یہ کتاب پہنچی تو آپ نے بذریعہ خط سید صاحب کو اطلاع دی۔ عمر خیام پر آپ نے جو کچھ لکھ دیا ہے اس پر اب کوئی مشرقی یا مغربی عالم اضافہ نہ کر سکے گا۔ (اقبال نامہ ص ۱۷۸)

(۹) نقوش سلیمانی (۱۰) رحمت عالم (۱۱) حیات شبلی (۱۲) حیات امام مالک (۱۳) اہلسنت والجماعت (۱۴) سیر افغانستان (۱۵) خواتین اسلام کی بہادری (۱۶) برید فرنگ (۱۷) مکاتیب سلیمانی (۱۸) مکتوبات سلیمانی (۱۹) مقالات سلیمانی (۳ جلد) (مذہبی، تاریخی، ادبی) (۲۰) یادرفتگان

<u>حواشی:</u> (۱) ابوالکلام آزاد، عابد رضا بیداری (۲) اقبال نامہ، شیخ عطاء اللہ (۳) حیات شبلی، سید سلمان ندوی (۴) حیات سلیمانی، شاہ معین الدین احمد ندوی (۵) تراجم علمائے حدیث ہند، ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (۶) علامہ سید سلیمان ندوی (حیات وادبی خدمات) ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی ندوی (۷) مقالات سلیمان، شاہ معین الدین احمد ندوی (۸) معارف اعظم گڑھ (سید سلیمان ندوی نمبر) شاہ معین الدین احمد ندوی

مولانا مسعود عالم ندویؒ:

اسلام نے کسی شخص کی عظمت کا دارومدار اس کے علمی وعملی کمالات اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلق اور اس کی دینی خدمات پر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا: ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم "تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔" دارالعلوم ندوۃ العلماء نے ہر دور میں بڑے قیمتی لعل و جواہر انسان پیدا کیے۔ جن کی علمی، دینی، مذہبی، ادبی اور سیاسی خدمات سے ایک دنیا پر شور رہی۔ جہاں گئے اپنے اخلاص اور پرجوش عمل سے چھا گئے اور جب وہ ہمارے درمیان نہیں رہے تو ایسا معلوم ہوا کہ ایک روشن ستارہ تھا جو غائب ہو گیا اور علم وعمل کا ایک آفتاب تھا جو غروب ہو گیا۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے فرزندان میں ایک علمی شخصیت مولانا مسعود عالم ندوی کی تھی۔ جو ۱۶ مارچ ۱۹۵۴ء کو ہم سے جدا ہو گئی، کوئی شبہ نہیں مولانا مسعود عالم ندوی اپنے علم وفضل، ذہانت وذکاوت، عدالت وثقاہت، امانت ودیانت، شجاعت وبسالت، فہم وبصیرت، حفظ وضبط اور بیدار دماغی میں ممتاز تھے اور بڑے بلند مرتبہ ومقام کے حامل تھے۔

مولانا مسعود عالم ندوی اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ خداداد ذہانت اور اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے، طبیعت میں اعتدال، رائے میں توازن، فکر میں گہرائی اور معاملات میں دور اندیشی آپ کا طرہ امتیاز تھی۔

مولانا مسعود عالم ندوی صبر واستقامت کا پہاڑ اور اپنے عزم وارادہ کے انتہائی پختہ مرد امین تھے۔ جو مولانا مسعود عالم اپنی وضع کے پابند، اخلاق وشرافت کا مجسمہ اور علم وحلم کا پیکر تھے۔ ایسی ہی باکمال شخصیتوں کے بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا ہے ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا مسعود عالم ندوی کا ایک عالم دین کی حیثیت سے مرتبہ ومقام بہت بلند تھا۔ تمام علوم اسلامیہ میں ان کو یکساں قدرت حاصل تھی، عربی ادب اور تاریخ پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا، وہ بڑے پختہ اور باحمیت عالم دین تھے۔ مولانا مسعود عالم ندوی صحیح معنوں میں اس شعر کے مصداق تھے ۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشان کبھی

مولانا مسعود عالم ندوی اپنی خصوصیات، اوصاف وکمالات اور اپنے علم وفضل کی بناء پر اپنے معاصرین میں ایک نمایاں اور ممتاز مقام کے مالک تھے۔

<u>ماہنامہ چراغ راہ کراچی کا مسعود عالم ندوی نمبر:</u> مارچ ۱۹۵۵ء میں ماہنامہ

چراغ راہ کراچی نے مولانا مسعود عالم ندوی کی یاد میں (۲۱۰) صفحات پر ایک خصوصی نمبر شائع کیا تھا۔اس نمبر پر برصغیر پاک وہند کے علاوہ عالم اسلام کی نامور شخصیات اور اہل علم وقلم نے مولانا مسعود عالم ندوی کے بارے میں مقالات ومضامین لکھے تھے اور مولانا مرحوم کے علم وفضل اور ان کے کردار وشخصیت اور ان کے اخلاق وعادات پر روشنی ڈالی تھی۔

ذیل میں اس خصوصی نمبر سے بعض مضمون نگار حضرات کے مضامین سے مولانا مرحوم کے علم وفضل اور ان کے اخلاق وعادات کے بارے میں اقتباسات درج کیے جاتے ہیں۔(عراقی)

علامہ محمد محمود الصراف (ایڈیٹر الاخوت الاسلامیہ بغداد):

اللہ تعالیٰ مولانا مسعود عالم ندوی کو جوار رحمت اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔موصوف عالم باعمل اور داعی مخلص تھے، سچے دل سے میدان عمل میں کود جانے والے سپاہی، محبت وشفقت سے بھرپور دل رکھنے والے دوست اور اہم پیچیدہ مسائل میں بہترین مشیر تھے۔(ص:۱۷۰)

استاد احمد المظفر (ایڈیٹر التمدن الاسلامی دمشق): جو شخص مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم کی تحریروں کو پڑھے گا اسے معلوم ہوگا کہ ان کے بیان میں کس قدر قوت تھی، ان کا ادب کس قدر بلند تھا، ان کی تحریر ایک فنی انداز میں تہذیب وادب کی تحریر تھی، جس سے ان کے گہرے مطالعہ، باریک بینی، دینی تڑپ، رقت قلب اور زندگی وجدان کا اندازہ ہوتا ہے۔(ص:۱۸)

مولانا محمد ناظم پرنسپل جامعہ عباسیہ بہاول پور:

ندوہ کے متخرجین میں مسعود عالم مرحوم کا مرتبہ بہت بلند تھا وہ اس دور کے گل سرسبد تھے۔عربی انشاء پردازی میں خصوصیت کے ساتھ انہیں بڑی مہارت حاصل تھی، میرے نزدیک مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو مستثنیٰ کر کے برصغیر پاک وہند میں ان جیسا کوئی دوسرا عربی میں انشاء پرداز نہیں ہے۔زبان ولغت پر ان کی نظر بڑی وسیع تھی، عربی اسلوب نگارش کے نقاد اور قدیم وجدید زبان کے واقف، علوم دینیہ کے ساتھ علوم عصریہ خصوصاً سیاسیات اور اقتصادیات کا براہ راست انگریزی سے مطالعہ کرنے کی وجہ سے ندوۃ العلماء کے تخیل کے صحیح علمبردار تھے۔(ص:۲۲)

مولانا ماہر القادری (ایڈیٹر ماہنامہ فاران کراچی):

مولانا مسعود عالم ندوی بے نفسی وتقویٰ میں ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوری کی مثال تھے۔مسعود عالم ایک فرد نہیں بلکہ اپنی ذات میں ایک "اکیڈیمی" تھے۔مگر اس اکیڈیمی میں اہرام مصر کی تاریخ وفراعنہ کی حمیوں کے افسانوں، ام کلثوم اور عبدالوہاب کی موسیقی کی ریسرچ طرفہ اور ابونواس کی شاعری پر بحثیں نہیں ہوتی تھیں۔یہاں کی فضا میں قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کے نغمے گونجتے تھے، حق وصداقت کی ترجمانی ہوتی تھی اور وہ مرقع ترتیب دیتے جاتے تھے، جن کی پہلی لکیر اور آخری خط میں "اقامت دین" کی بھرپور جھلک دکھائی دیتی تھی۔(ص:۲۹،۳۰)

چوہدری علی احمد خاں (ڈھاکہ):

مرحوم مولانا مسعود عالم ندوی بہت ہی صاف گو تھے اور ان کی یہ صاف گوئی ایسے احباب کے دلوں میں شکوک وشبہات کا موجب ہو سکتی تھی جو ان کی طبیعت سے بخوبی واقف نہ تھے۔اس صاف گوئی کے معاملہ میں وہ اپنی ذات کو بھی معاف نہیں کرتے تھے، بارہا اپنی خامیوں کی طرف اشارہ کرتے اور ان کو ہدف تنقید بناتے تھے، اپنے جماعتی رفقاء پر بھی منہ در منہ صاف تنقید کرتے۔اس معاملہ میں کسی سے کوئی مداہنت نہ تھی چونکہ ہر صاحب ان کی دیانت، خلوص اور خاصہ طبیعت سے واقف تھے اس لیے اس تنقید کو اس کی روشنی میں خوشی خوشی مانتے اور برداشت کرتے۔(ص:۳۷)

سید رئیس احمد جعفری ندوی (ایڈیٹر ماہنامہ الریاض، کراچی):

آہ! کس طرح اسے مرحوم لکھوں، جو زندگی سے بھرپور تھا۔جس نے اسلام اور ملت اسلامیہ کی صلاح وفلاح کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی، جس نے زندگی کی ساری امنگوں اور حوصلوں کو ترقی کے سارے امکانات کو، عروج دنیاوی کی تمام توقعات کو ٹھکرا دیا۔وہ عربی زبان پر وہی دسترس رکھتا تھا جو ایک اہل زبان رکھتا ہے، جس کا دل بھی مسلمان تھا اور دماغ بھی، روح بھی اور فکر وتخیل بھی، وہ دشمنوں کو دوست بنا لیتا تھا، دوستوں سے مخالفت مول لے لیتا تھا، اپنوں سے روٹھ جاتا اگر مقصد اور منزل کا سوال درپیش ہوتا۔وہ جماعت اسلامی کے رکن تھے، ہر بات کو جماعت ہی کے نقطہ نظر سے دیکھتے تھے جہاں طالب علمی کے زمانہ سے عربی ادب سے والہانہ شغف رکھتے تھے، معاصرین میں عربیت کے اعتبار سے ہمیشہ ممتاز اور یگانہ رہے۔جماعت اسلامی کے ذہنی اور علمی افکار کو جس خوبی سے مسعود عالم نے عربی میں منتقل کیا وہ انہی کا حصہ ہے۔مسعود عالم سب کچھ تھے لیکن ندویت کبھی ان سے منفک نہ ہو سکی۔(ص ۳۸،۳۹)

مولانا عبدالغفار حسن عمر پوریؒ سابق استاد حدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (سعودی عرب):

تواضع اور مخلصانہ محبت کے باوجود دوستوں اور ساتھیوں پر ان کی تنقید بے لاگ ہوتی تھی۔شوریٰ کا اجلاس ہو یا احباب کی مجلس، جہاں کہیں انہوں نے محسوس کیا کہ کتاب وسنت کے منافی طور پر عمل اختیار کیا جا رہا ہے۔فوراً ان کی زبان تنقید بے نیام ہو گئی۔اس بارے میں نہ انہوں نے کبھی ارباب اقتدار کی پرواہ کی اور نہ ہی اصحاب ارشاد وافتاء کی۔(ص:۶۰) (جاری)

جنگ قادسیہ کا پس منظر اور پیش منظر

محمد اسحاق حقانی........مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور قسط نمبر: 2

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ اگر دشمن شکست کھا کر پسپا ہو تو احتیاط سے کام لینا اگر ان میں لوگ اشارہ سے پناہ دینے کا مطالبہ کریں تو اس کو قبول کر لینا۔ زیادہ ہنسی کھیل سے بچنا، عہد کی پاسداری میں نجات ہے اور عہد شکنی میں ہلاکت بلکہ یہ کمزوری ہے اور دشمن کے لیے تمہارے خلاف ہتھیار ہے۔ پھر حضرت سعدؓ نے رائے معززین کو جمع کیا جن میں معنی بن حارثہ، نعمان بن مقرن، مغیرہ بن شعبہ جیسے لوگ شامل تھے، ان کو سفیر بنا کر بادشاہ کی طرف بھیجا، مشرک کہنے لگے کہ مسلمانو واپس چلے جاؤ تمہارا ہمارے ساتھ لڑنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم واپس جانے کے لیے نہیں آئے، ہمیں اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو، جب دربار میں پہنچے تو بادشاہ یزدجرد نے اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا ان سے پوچھو کون میرے سوال کا جواب دے گا؟ قائد وفد حضرت نعمان بن مقرن نے کہا کہ میرے ساتھیوں نے میری تائید کی ہے اس کی بات ہماری بات ہے، اس نے پوچھا کہ تم کیسے ہمارے علاقے میں آگئے ہو کہ ہم نے تو تم کو قابل توجہ نہیں خیال کیا تھا۔ نعمان بن مقرن کہنے لگے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہماری حالت پر رحم کھاتے ہوئے اپنے رسول کو بھیجا، جس نے ہمیں بھلائی کی راہ بتائی اور برائی سے تنبیہ اور منع فرمایا کہ اگر تم نے میرا پیغام قبول کیا تو دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہوگی، جن لوگوں کی قسمت میں ہدایت تھی انہوں نے آپ ﷺ کے پیغام کو قبول کیا اور پھر آپ ﷺ کا لایا ہوا دین پھیلانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے، ہم آپکے پاس بھی اسلام کا پیغام لے کر آئے ہیں، اس دین کے اختیار کرنے سے نیکی، بدی کی پہچان ہوتی ہے، اگر قبول کر لو تو اس میں بھلائی ہے ورنہ بُرا انجام، اگر تم کلمہ کا اقرار کر لو تو ہم تمہیں قرآن مجید دیں گے کہ اس پر عمل کرو اور ملک تمہارے پاس رہے گا یا پھر اگر تم نے اپنا دین نہیں چھوڑنا تو جزیہ ادا کیا کرو، ہم تمہارے ملک کی حفاظت کریں گے نہیں تو پھر لڑائی ہوگی۔

یزدجرد کا جواب:

یزدجرد نے جواب دیا کہ میں نے تم سے بڑھ کر کوئی کم عقل قوم نہیں دیکھی کہ تم باوجود کم ہونے کے سپر طاقت کے مقابلے میں تیار ہو، جبکہ ہم تمہاری سرحدوں کی حفاظت کرتے، اگر تمہاری معاشی حالت کمزور ہے تو ہم تمہاری مدد کرنے کے لیے تیار ہیں اور تم پر کوئی تمہارا خیر خواہ حکمران مقرر کر دیتے ہیں۔ مغیرہ بن زرارہ کھڑے ہو کر کہنے لگے جناب یہ لوگ اپنی قوم کے سرکردہ اور صاحب عزت ہیں۔ بڑے لوگوں کی قدر و منزلت بڑے ہی جانتے ہیں، سردار ہی سردار کا مقام ملحوظ رکھتا ہے۔ اس لیے ان لوگوں نے تجھ سے زیادہ تکرار کرنا مناسب نہیں جانا، مجھے اجازت دے کہ میں ان کی ترجمانی کروں ہماری معاشی حالت واقعی ہی پتلی تھی اور ہم کیڑے مکوڑے سانپ، بچھو وغیرہ کھاتے، ہمارے لباس بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کی اون سے تیار ہوتے، جہاں رات ہو جاتی وہی ہمارا مکان ہوتا۔ قتل و غارت ہمارا پیشہ، ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے، بھوک کے ڈر سے لڑکیوں کو مار ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا اور اپنا نبی محمد ﷺ بھیجا جس کے حسب و نسب اور خاندان کو ہم جانتے تھے کیونکہ وہ ہمارے ہی شہر کا تھا۔ زبان کا سچا، قول کا پکا، بردبار، جب اس نے اپنی دعوت پیش کی تو سب سے پہلے اس کے ہم عمر اور جاننے والوں نے اس کو قبول کیا۔ وہ امانت و صداقت کو جانتے تھے، اسکے بعد ہم نے بھی اس کی تصدیق کی۔ اس کی بات اللہ تعالیٰ کی بات تھی اس کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم، اس نے بتایا کہ اگر تم ایمان لاؤ گے تو ہمیشہ کے لیے سلامتی کے گھر جنت میں داخل ہو جاؤ گے، ورنہ ہمیشہ کا عذاب۔ اس لیے ہم بھی آپ کو اسی بات کی دعوت دیتے ہیں یا تو اسلام قبول کر لے تو تیری حکومت تیرے پاس رہے گی یا پھر جزیہ دیا کر ورنہ تلوار ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گی۔ یزدجرد کہنے لگا کہ اگر سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں زندہ نہ چھوڑتا، میرے ساتھ تم ایسی توہین آمیز باتیں کرتے ہو، اپنے سپاہی کو کہا کہ مٹی کا ایک ٹوکرا لا کر انکے سردار کے سر پر رکھ دے۔ حضرت عاصم بن عمرو کہنے لگے مجھے دے دو میں ان کا سردار ہوں جلدی سے اپنی سواری پر لاد کر حضرت سعد کی خدمت میں ساتھیوں سے پہلے پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ بشارت ہو انہوں نے اپنی زمین ہمیں دے دی۔ ایرانی بادشاہ کے ارکان سلطنت نے مسلمانوں کے ان کی سرزمین کی مٹی قبول کرنے کو نحوست خیال کیا۔

جب سپہ سالار کو پتہ چلا تو وہ ساباط سے چل کر اپنے باشاہ کے دربار میں پہنچا اور احوال پوچھے تو بادشاہ نے کہا میں تو عرب لوگوں کو جاہل خیال کرتا تھا مگر انہوں نے جس بے باکی سے میرے ساتھ گفتگو کی مجھے حیران کر دیا، بڑے سلیقے اور دانائی سے بات کی مگر ان کے سردار نے جزیہ کے مطالبے پر مٹی کا ٹوکرہ قبول کرنے پر بے وقوفی کا ثبوت دیا۔ رستم نے کہا کہ وہ اس کی عقل مندی کا ثبوت ہے اور اس نے یہ فال لی ہے کہ اب یہ اپنے علاقے سے دستبردار ہونے والے ہیں۔ رستم پریشانی کے عالم میں دربار سے نکلا اور اپنے ایک رازدان کو کہا کہ میں اپنا آدمی اس کے پیچھے دوڑاتا ہوں اگر اس نے وہ ٹوکرا واپس لے لیا تو پھر ہماری حکمرانی قائم رہے گی ورنہ نہیں۔ مگر وہ آدمی حیرہ سے ناکام ہو کر لوٹا اور کہنے لگا کہ بے شک مسلمان تمہاری زمین کی چابی لے گئے ہیں۔ اس سے اہل فارس پیچ و تاب کھانے لگے، ادھر جب مسلمانوں کا وفد گفتگو کے لیے یزدجرد کے پاس گیا تھا۔ سواد بن مالک نے ساحل سمندر پر ایرانی شکاریوں کو دیکھا کہ ان کے پاس بہت سی مچھلیاں ہیں وہ ان سے چھین لیں، اسی طرح ان کے خچر، گدھے اور بیل تین سو کے قریب ہاتھ لگے، ان پر مچھلیاں لاد کر حضرت سعد کے پاس لے آئے وہ مال غنیمت مجاہدین کو دیا، اس دن کا نام یوم الحیتان (مچھلی والا دن) پڑ گیا۔ یہ ایرانیوں پر ضرب کاری تھی، ان کے پاس غلہ گندم، جو، کھجوریں کافی مقدار میں تھیں۔ ایک دستہ مالک بن ربیعہ اور مساور بن نعمان کی قیادت میں بنی تغلب کے علاقے فیوم پر حملہ آور ہوا وہاں سے بہت سے اونٹ ہاتھ آئے، اسی طرح عمرو بن حارث نے نہرین پر حملہ کیا اور بہت سا مال ملا، ایسی کاروائیوں سے تنگ آ کر اس علاقے کے لوگوں نے یزدجرد کو لکھا کہ مسلمانوں کی یلغار کو اگر نہ روکا گیا تو پھر علاقہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اب لوگ قلعوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں، اس نے سپہ سالار رستم کو بلایا اور کہا تمہیں معلوم ہے کہ ان عربوں کی وجہ سے آج ہماری حکومت جس مشکل سے دوچار ہے، پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا اب تو ہی مرد میدان ہے جو اس معاملے کو کنٹرول کر سکتا ہے، اب بتا کہ مسلمانوں کی کیا کیفیت ہے تو رستم نے کہا کہ ان کا معاملہ بھیڑیوں کا سا ہے، جونہی وہ چرواہوں کی غفلت دیکھتے ہیں، ریوڑ پر حملہ کر دیتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ نہیں ان کی مثال عقاب کی ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر بسیرا کرتا ہے۔ رات کو پرندے بھی وہاں آ جاتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو جو اس کو پرندہ اکیلا نظر آ جاتا ہے اس پر جھپٹ پڑتا ہے، دوسرے پرندے اس کو دیکھ کر خوف زدہ ہو کر اپنے گھونسلوں میں دبک جاتے ہیں حالانکہ اگر وہ سارے ایک دفعہ اڑان بھریں تو سوائے ایک کے باقی بچ جائیں۔

اس لیے میرا خیال ہے کہ جاان پر یکدم حملہ کر دے، رستم کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت عرب ہمیشہ ہم سے ڈرتے رہے ہیں اس لیے بہتر ہے ہم اپنا بھرم قائم رکھیں، ان کے ساتھ مٹھ بھیڑ نہ ہو، لڑائی مکر و تدبر کا نام ہے، اس لیے جلد بازی سے فیصلہ کی بجائے معاملے پر تحمل کرنا چاہیے مگر یزدجرد نے اصرار کیا تو رستم اپنا لشکر ساباط میں لے گیا اور مختلف قاصد بادشاہ کی طرف بھیجے تاکہ لڑائی سے بچا جا سکے۔ ادھر آزاد مرد کی سرپرستی میں اصرار جاری تھا وہ چاہتا تھا کہ رستم کو جنگ میں جھونکا جائے، رستم نے کہا بادشاہ سلامت آپ کی اور ملک کی بہتری اسی میں ہے کہ میں اپنے لشکر کے پاس رہوں اور جالینوس ان کے ساتھ لڑنے کے لیے بھیجا جائے اگر وہ کامیاب ہو گیا تو ٹھیک۔ ورنہ ہماری قوت سلامت ہو گی اور مسلمانوں کی کمزور پڑ چکی ہو گی، ہم ان پر حملہ کر دیں گے مگر اس نے کہا نہیں تو رستم نے ساباط میں اپنی لشکر کی ترتیب کی۔ ہراول دستہ کی کمان جالینوس کو دی، جو چالیس ہزار فوجیوں پر مشتمل تھا۔ اسکے دائیں بائیں مصر مزان اور ماہر سپہ سالار تھے، رات کو رستم نے خوفناک خواب دیکھا جس نے اس کے ارادے کو متزلزل کر دیا اور بادشاہ سے درخواست کی کہ جالینوس کی قیادت میں فوج کو بھیج دے وہ بھی میری طرح بہادر ہے، اگرچہ میرے نام کی شہرت اور دبدبہ ہے اگر وہ کامیاب ہو گیا تو ٹھیک ورنہ میں اہل فارس کی آخری امید تو ہوں گا اور جب تک عربوں سے مٹھ بھیڑ نہیں ہوتی۔ میرا بھرم تو قائم رہے گا ورنہ ان کا سامنا کرنے سے ان کے حوصلے بڑھ جائیں گے مگر بادشاہ کا اصرار اس کو آگے بھیجنے کا تھا اس لیے کہ اس کو نجومی نے بتایا کہ تیرے محل پر کوے کے منہ سے موتی گرتا دیکھ رہا ہوں اور رستم خود بھی علم نجوم سے واقفیت رکھتا تھا اس نے جب نجومی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے ڈرتے ہوئے بادشاہ سے غلط بیانی کی ہے۔ اصل میں وہ کوا نہیں، کوئی اور پرندہ ہے جب اس کے منہ سے موتی نہیں بلکہ درہم گرا ہے اور آگے لڑھک گیا ہے، اس بات نے رستم کو خوف زدہ کر دیا مگر بادشاہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتا تھا، ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج لے کر نکلا اپنے آگے جالینوس اور آزاد مرد کو لشکر دے کر بھیجا اور کہا کہ عربوں کا کوئی آدمی پکڑ کر لاؤ، وہ قادسیہ کے پل پر پہنچے تو ایک عربی ان کے ہاتھ لگا وہ جلدی سے اس کو قابو کر کے بھاگ نکلے، اس عربی کے ساتھیوں کو جب پتہ چلا وہ ان کے تعاقب میں دوڑے مگر ہاتھ نہ آئے، اس کو رستم کے سامنے پیش کیا گیا رستم نے پوچھا کہ تم کس لیے ہمارے علاقے میں آئے ہو تمہارا مقصد کیا ہے؟ اس مسلمان نے کہا کہ اللہ کے وعدہ نصرت پر یقین

ہمیں لایا ہے پوچھا وہ کیا؟ کہا اگر تم اسلام لانے سے انکار کیا تو تمہاری زمین، جان، مال اور اولاد پر قبضہ کرنے کا حق ہوگا، پوچھا کہ اگر تم مقابلے میں مارے گئے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ جنت ہے اور دوسرے مسلمان پھر اسی مشن کو لے کر آگے بڑھیں گے، رستم کہنے لگا اسکا مطلب اب ہم تمہارے سامنے سرنگوں ہوں گے، کہا کہ تمہارے اعمال ہی ایسے ہیں کہ ذلیل کریں گے، تمہارا مقابلہ ہمارے ساتھ نہیں، ہمارے اللہ کے ساتھ ہے، رستم نے غصہ میں آکر اس کو شہید کر دیا، فوج کو لے کر آگے برس نامی بستی کی طرف بڑھا فوج نے وہاں کے لوگوں کے مال کو لوٹنا شروع کر دیا، شراب نوشی کی اور ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی، لوگوں نے رستم کے آگے چیخ وپکار کی تو رستم نے اپنی فوج کو بلا کر کہا، واقعی اس شہید ہونے والے عربی نے سچ کہا تھا کہ تمہارے اعمال ہی برباد کرنے والے ہیں تم نے اس کی بات کو سچ کر دیا مجھے خطرہ ہے کہ اب تمہاری حکومت قائم نہیں رہے گی پھر اس نے کچھ زیادتی کرنے والے فوجیوں کو پکڑا اور قتل کر دیا اور فوج کو پیش قدمی کا حکم دیا اور حیرہ شہر میں پہنچے۔ وہاں کے لوگوں کو بلایا اور ڈرایا کہ تم نے عربوں کی آمد کو اچھا خیال کیا اور ان کا ساتھ دیا اور ہمارے راز ان کو پہنچائے۔

ان کے سردار ابن بقیلہ نے کہا کہ جب تمہاری حکومت کے آدمی ہمیں ان کے رحم وکرم پر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اب ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی، جو چاہتے ہمارے ساتھ سلوک کرتے، ہم نے اپنے بچاؤ کی خاطر ان سے جزیہ دے کر صلح کر لی، ورنہ ہم مقابلے میں مارے جاتے اور عورتیں اور بچے ان کے غلام بن جاتے، ہم تو طاقتور کے غلام ہیں اگر تم ہماری حفاظت کرو گے تو تمہارے ساتھ ہوں گے۔ رستم نے کہا کہ سچ کہا، جالینوس کو نجف سے آگے جانے کا کہا اور خود فوج لے کر نجف پہنچا۔ اس طرح چار مہینے گزر گئے، مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی، چاہتا تھا کہ تنگ آکر مسلمان واپس چلے جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایرانیوں کی تیاریوں کو دیکھتے ہوئے حضرت سعد کو پیغام بھیجا کہ اللہ کا نام لے کر صبر سے آگے بڑھو۔ ادھر رستم نے خواب دیکھا کہ فرشتہ نبی کریم ﷺ اور عمرؓ کے ساتھ آیا اور ایرانیوں کے ہتھیاروں کو مہر لگا کر نبی ﷺ کو پیش کیے اور آپ ﷺ نے پکڑ کر عمرؓ کو دے دیے۔ اس سے رستم کو بہت صدمہ پہنچا، مسلمانوں کے حوصلے بلند تھے، وہ قادسیہ کی طرف بڑھے، اردگرد کے علاقے ان سے مرعوب ہو گئے، رستم نے دیکھا کہ اب مسلمانوں کے ساتھ مقابلے کے سوا کوئی چارہ نہیں، اس نے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا، مسلمانوں میں بعض آدمی حضرت سعد کو کہنے لگے کہ سفر کی وجہ سے بہت تکلیف ہے، اب کفار کے ساتھ فیصلہ ہو جانا چاہیے۔

حضرت سعدؓ نے کہا کہ چپ رہو ہم صاحب رائے لوگوں کے مشورہ پر پیش قدمی کریں گے، ہمارے حکم کا انتظار کرو، پھر انہوں نے طلیحہ اور عمرؓ کو آگے کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا، اس دوران سواد اور حمیضہ نے نہرین پر حملہ کر دیا جبکہ حضرت سعد نے ان کو زیادہ آگے جانے سے منع کیا تھا، جب رستم کو اس حملے کا پتہ چلا تو اس نے بھی لشکر بھیج دیا تو حضرت سعد نے عاصم بن عمر اور جابر اسدی کو ان کی خبر لینے بھیجا اور عاصم کو سپہ سالار مقرر کیا۔ جب ایرانیوں کو ان کی آمد کا پتہ چلا تو پیچھے ہٹ گئے، سواد اور حمیضہ مال غنیمت لے کر حضرت سعد کے پاس پہنچ گئے پھر حضرت سعد نے طلیحہ اور معدیکرب کو دشمن کی جاسوسی کے لیے بھیجا۔

ادھر ایرانی نجف سے آگے بڑھ رہے تھے، جب طلیحہ اور معدیکرب نے دشمن کو دیکھا تو مشورہ کیا کہ اب آگے بڑھیں یا امیر کو اطلاع دیں تو طلیحہ کہنے لگے کہ میں تو دشمن کی طرف بڑھتا ہوں اور سفیر عکاشہ کے راستے پر لڑتا ہوں، آگے چل کر دشمن کی فوجوں میں داخل ہو گئے، رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لشکر کا جائزہ لیا۔ ایک سفید خیمہ پر نظر پڑی اس کے ساتھ ایک بہترین گھوڑا بندھا ہوا تھا، انہوں نے تلوار سے اسکی رسی کاٹ کر اپنے گھوڑے کیساتھ ملا کر چل پڑے، دشمن کو پتہ چلا تو انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی اور اس کا پیچھا کیا ان میں سے ایک تیز رفتار سوار ان کے قریب پہنچ کر نیزے کا وار کرنے لگا تو انہوں نے گھوڑے کو ایڑی لگا کر پانسہ پلٹا تو وہ سوار گر پڑا تو طلیحہ نے نیزہ اس کی پیٹھ میں گھونپ دیا، اس کا کام تمام کر دیا پھر دوسرا سوار آیا اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا اس کے بعد تیسرا آیا اس نے دیکھا کہ دو ایرانی قتل ہو گئے ہیں غضب ناک ہو کر طلیحہ پر حملہ کرنا چاہا مگر انہوں نے ایسی چال چلی کہ لڑکھڑا کر گرا، طلیحہ نے کہا تو اپنے دو ساتھیوں کا انجام دیکھ چکا ہے، اب تجھے معاف کرتا ہوں، اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میرے آگے چل، اسکو لے کر حضرت سعد کے پاس پہنچے تو انہوں نے پوچھا دشمن کا کیا حال ہے؟ پھر انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا یہ میرے پاس ان کے امیر کا بہترین گھوڑا ہے اور یہ قیدی۔

اب آپ جو فیصلہ کریں حضرت سعد نے ترجمان کو بلا کر قیدی سے پوچھا کہنے لگا اگر جان کی امان پاؤں تو سچ بتاؤں کہا تا، ہمارے ہاں سچ کی قدر ہے، کہنے لگا کہ میری عمر لڑائیوں میں ہی گزری ہے میں نے طلیحہ جیسا کوئی بہادر نہیں دیکھا۔

(جاری ہے)

نماز کی تیس فضیلتیں

قاری عبداللہ ظہیر

(1) نماز تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ افضل عمل کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: الصلوٰۃ علی وقتھا "وقت پر نماز پڑھنا۔" (صحیح مسلم)

(2) نماز اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک رابطہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان احدکم اذا صلی یناجی ربہ "نمازی آدمی نماز میں اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔"

(3) نماز دین کا ستون ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمام امور کی اصل اسلام ہے اور نماز دین اسلام کا اہم ترین ستون ہے اور اسلام کی کوہان چوٹی جہاد ہے۔ (ترمذی)

(4) نماز ایک نور اور روشنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے الصلوٰۃ نور "نماز ایک روشنی ہے۔" (صحیح مسلم)

(5) نماز نفاق سے براءت کا سبب ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: لیس صلوۃ اثقل علی المنافقین من صلوٰۃ الفجر والعشاء ولو یعلمون مافیھما لاتوھما ولو حبوا. "منافقین پر سب سے زیادہ بھاری صبح وعشاء کی نماز ہے اور اگر یہ لوگ جان لیں کہ ان دو نمازوں میں کتنا بڑا ثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں خواہ انہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ آنا پڑے۔" (متفق علیہ)

(6) نماز جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر "وہ آدمی جہنم کی آگ میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جس نے طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر کی نماز" (صحیح مسلم)

(7) نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر. "یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔" (العنکبوت: ۴۵)

(8) نماز اللہ کی مدد کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ. "صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو" (البقرہ: ۴۵) یعنی مصائب میں صبر کرنے اور نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد کا نزول ہوگا

(9) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ الفرد بسبع وعشرین درجۃ. "جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے 27 درجے افضل ہے۔" (متفق علیہ)

(10) نمازی آدمی کے لیے فرشتے رحمت وبخشش کی دعا کرتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: الملائکۃ تصلی علی احدکم مادام فی مصلاہ الذی صلی فیہ مالم یحدث تقول اللھم اغفرلہ وارحمہ. "جب تک نمازی اپنی نماز والی جگہ پر باوضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے بخشش اور رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔" (متفق علیہ)

(11) نماز گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: من توضأ للصلوۃ فاسبغ الوضوء ثم مشی الی الصلوۃ المکتوبۃ فصلاھا مع الناس اومع الجماعۃ اوفی المسجد غفرلہ ذنوبہ. "جس نے نماز کے لیے اچھی طرح کامل وضو کیا پھر فرض نماز پڑھنے کے لیے چلا تو اس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی یا مسجد میں نماز پڑھی تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (صحیح مسلم)

(12) پانچ نمازیں جسم سے گناہوں کے نکلنے کا ذریعہ ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ارأیتم لو ان نھر اببابِ احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحوا اللہ بھن الخطایا. "آپ مجھے یہ بتائیں کہ تمہارے کسی کے دروازے کے سامنے نہر ہو اور وہ ہر روز پانچ دفعہ اس سے غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل رہ جائے گی تو صحابہ کرامؓ نے کہا کہ بالکل نہیں رہے گی، آپ ﷺ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے تمام خطائیں دور کر دیتا ہے۔" (متفق علیہ)

(13) اللہ تعالیٰ کا جنت میں نمازی آدمی کی مہمانی کرنا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: من غدا الی المسجد اوراح اعداللہ لہ فی الجنۃ نزلا کلما غدا اوراح. "جو شخص صبح کے وقت یا شام کے وقت مسجد کی طرف

گیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں صبح اور شام مہمانی تیار کرتا ہے۔"

(14) نماز کی طرف اٹھنے والے قدموں کے ذریعے گناہ معاف اور درجے بلند ہوتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: من تطهر في بيته ثم مضى الى بيت من بيوت الله ليقضي فريضة من فرائض الله كانت خطواته احداهاتحط خطيئة والاخرى ترفع درجة . "جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چلا تا کہ اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کرے تو اس کے ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔"

(صحیح مسلم)

(15) نماز کی طرف جلدی آنے میں عظیم اجر ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا اليه. "اگر لوگ جان لیں کہ نماز کی طرف جلدی آنے میں کتنا بڑا ثواب ہے تو وہ اس کے حصول کے لیے سبقت کریں۔" (متفق علیہ)

(16) نماز کا منتظر آدمی نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: لا يزال احدكم في صلوة مادامت الصلوة تحبسه لايمنعه ان ينقلب الى اهله الا الصلوة. "نمازی آدمی لگا تار نماز میں ہی ہوتا ہے، جب تک اسے اپنے گھر میں جانے سے فقط نماز ہی روکے ہوئے ہو۔"

(متفق علیہ)

(17) جس نمازی کی آمین فرشتوں کے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ کہ جب تم میں سے کوئی (نماز) میں آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمانوں میں آمین کہتے ہیں تو جب ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ موافق آجائے تو آدمی کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(18) نمازی آدمی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: من صلى الصبح فهو في ذمة الله. "جس نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی حفاظت میں ہو جاتا ہے۔" (صحیح مسلم)

(19) قیامت کے دن نمازی آدمی کا نور کامل ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: بشروا المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة. "اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔" (ابوداؤد، ترمذی)

(20) جس شخص نے عصر اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: من صلى البردين دخل الجنة. "جس نے فجر اور عصر کی نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا"

(متفق علیہ)

(21) نماز نفاق سے اور جہنم سے براءت کا ذریعہ ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: من صلى اربعين يوما في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتبت له براء تان براءة من النار وبراءة من النفاق. "جس شخص نے (رضائے الٰہی) کی خاطر چالیس دن باجماعت نماز ادا کیا اور تکبیر اولیٰ حاصل کی تو اس کے لیے دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے، ایک جہنم کی آگ سے برأت اور دوسری نفاق سے برأت۔" (صحیح الجامع: ۶۳۶۵)

(22) نماز کی پابندی دخول جنت کا سبب ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: خمس صلوات كتبهن الله على العباد من جاء بهن لم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عندالله عهد ان يدخله الجنة ومن لم يات بهن فليس له عندالله عهد ان شاء عذبه وان شاء ادخله الجنة. "اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں بندوں پر فرض کی ہیں جس شخص نے ان کو ادا کیا اور ان کے حق کو حقیر سمجھتے ہوئے ان میں سے کسی کو بھی ضائع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے لیے عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد نہیں وہ اگر چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے جنت میں داخل کر دے گا۔" (صحیح الترغیب: ۳۷۰، صحیح الجامع: ۳۲۴۳)

(23) نماز گناہوں کا کفارہ ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: الصلوات الخمس كفارات لما بينهن. "پانچ نمازوں کی پابندی آدمی کے تمام (صغیرہ) گناہ مٹا دیتی ہیں۔"

(24) نماز ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: بنى الاسلام على خمس شهادة ان لااله الاالله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان. "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔"

(صحیح بخاری: ۸)

(25) نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: حبب الي من الدنيا النساء والطيب وجعل قرة عيني في الصلوة. "دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو مجھے محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک

نماز میں ہے۔“ (نسائی:۳۹۳۹)

(26) اللہ تعالیٰ نے اعضاء سجدہ کو آگ پر حرام کردیا ہے۔ارشادنبوی ﷺ ہے کہ:وحرم الله على النار ان تاكل اثر السجود. ”اللہ تعالیٰ نے آگ پر اثر سجدہ کو کھانا حرام کردیا ہے۔“ (صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل السجود)

(27) اچھی طرح وضوکرنے کے بعد خشوع وخضوع سے دو رکعتیں پڑھنا جنت کے وجوب کا سبب ہے۔ارشادنبوی ﷺ ہے کہ:مامن مسلم فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الاوجبت له الجنة. ”کوئی بھی مسلمان آدمی اچھی طرح وضوء کرتا پھروہ دو رکعتیں خشوع وخضوع سے پڑھتا ہے اسکے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔“

(28) کثرت نوافل سے جنت میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ نصیب ہونا۔ ربیعہ بن کعب اسلمی کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا تو میں آپ کے پاس وضواور قضائے حاجت کے لیے پانی لایا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:کوئی سوال کرلے تو میں نے کہا میں جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ؟ میں نے کہا میرا سوال یہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے لیے کثرت سجود سے میری مدد کر۔

(ابوداؤد:۱۳۲۰)

(29) نماز کی وجہ سے جہنم کی آگ آدمی پر حرام کردی جاتی ہے۔ارشادنبوی ﷺ ہے کہ:من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرم على النار. ”جس نے ظہر سے پہلے اور بعد چار چار رکعات نماز پڑھی وہ جہنم کی آگ پر حرام کردیا جاتا ہے۔“ (صحیح الجامع:۶۱۹۵)

(30) نماز کی وجہ سے آدمی کے لیے جنت میں گھر بنادیا جاتا ہے۔ ارشادنبوی ﷺ ہے کہ:من صلى الضحى اربعا وقبل الظهر اربعا بنى له بيت في الجنة. ”جس نے چاشت کی چار رکعتیں اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنادیا جاتا ہے۔“ (صحیح الجامع:۶۳۴۰)

☆..........☆..........☆

منافق کی نشانیاں!

..........حافظ احسان الٰہی احمد، متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور

وعن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال آية المنافق ثلاث اذاحدث كذب واذا اؤتمن خان واذا وعد اخلف [متفق عليه]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ایمان اور کفر کے درمیانی کیفیت نفاق کہلاتی ہے اور اپنے دل میں نفاق رکھنے والے کو منافق کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے منافق کی نشانیاں بتلا کر امت مسلمہ کو منافق کی شر سے بچنے سے آگاہ فرمایا ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں تین علامات بیان کی گئی ہیں جبکہ دوسری حدیث میں چوتھی کا بھی ذکر ہے کہ جب وہ کسی سے جھگڑتا ہے تو بے ہودہ گفتگو کرتا ہے منافق کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ وہ بہار پر آئی ہوئی بکری کی طرح ادھرادھر پھرتا ہے ہر فریق کے پاس جا کر اس کے مطلب کی بات کرتا ہے اس لیے کہ جھوٹ بولنا تو منافق کی خصلت ہے۔“ منافق جو باہر سے گفتگو کرتا ہے اندر سے ویسا نہیں ہوتا۔منافقت کی خصوصی علامات یہ ہیں کہ وہ جھوٹ بولتا ہے ،امانت میں خیانت کرتا ہے اور وعدہ خلافی اس کی عادت ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان سے کوئی اور برائی تو سرزد ہوسکتی ہے لیکن وہ جھوٹ کو اختیار نہیں کرے گا۔رسول اللہ ﷺ نے مختلف انداز میں جھوٹ سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کہ جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں سما نہیں سکتیں اسی طرح مسلمان اور جھوٹ اکٹھے نہیں ہوسکتے۔امانت داری بہت عمدہ خصلت ہے اس عادت کی بنا پر انسان کا وقار بلند ہوتا ہے اپنا پرایا ہر کوئی عزت واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے امانت داری اسی بات کا نام ہے کہ جب امانت رکھنے والا اپنی چیز کا مطالبہ کرے اسے فوری طور پر لٹادے تاخیری حربے اختیار کرنا بھی خیانت ہے۔امانت صرف مال یا کوئی چیز ہی نہیں بلکہ مجلس میں ہونے والی بات بھی امانت ہوتی ہے اسی طرح وعدہ پورا کرنا بھی ایماندار ہونے کی علامت ہے اور وعدہ خلافی کرنے والا منافق ہے، وعدہ کر کے اسے نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ انسان کے عزت واکرام میں کمی نہ آنے پائے۔

برادران اسلام! اب ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا کہ کہیں یہ منافقانہ علامتیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ اگر ہیں تو ابھی وقت ہے اللہ تعالیٰ سے روکر، گڑگڑا کر، اس کو راضی کرلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اسی حالت میں موت آجائے کہ ہم منافقانہ روش اختیار کیے ہوں؟

تبصرہ کتب

عبدالرشید عراقی

نام کتاب: خطبات شاہد (جلد 3) خطیب: میاں محمد سلیم شاہد

مرتب: مولانا محمد طیب محمدی صفحات: 443

ناشر: پائیلٹ پبلی کیشنز۔ 7 گلشن آباد، نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

خطابت بھی ایک فن ہے، ہر کوئی جو صاحب علم بھی ہو، مصنف بھی ہو، درس وتدریس کا ماہر بھی ہو، ضروری نہیں وہ خطیب بھی ہو، خطابت ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہبی چیز ہے اور وہ خطیب لائق تعریف ہوتا ہے جو تقریر کے آغاز میں اپنے موضوع سے سامعین کو آگاہ کرتا ہے اور پھر اپنے موضوع کے اندر ہی اپنی تقریر کو ختم کرتا ہے، جو خطیب اپنی تقریر کے موضوع سے ہٹ کر اپنی خطابت کے جوہر دکھاتا ہے، وہ خطیب نہیں ہوتا بلکہ سامعین کے لیے تکلیف کا موجب بنتا ہے اور سامعین کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ اپنی تقریر ختم کرے اور کسی دوسرے مقرر کو تقریر کرنے کا موقع دے۔

میاں محمد سلیم شاہد صاحب ہماری جماعت اہل حدیث کے نامور خطیب ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو خطابت کا بہت عمدہ ملکہ عطا فرمایا ہے، ان کے خطبات کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ موصوف کو تقریر کرنے کا خاص ملکہ حاصل ہے اور ان کا کوئی بھی خطبہ اپنے موضوع سے ہٹ کر نہیں ہے۔

خطبات کی تفصیل حسب ذیل ہے: (۱) میدان محشر (۲) میدان محشر (۳) میدان محشر (۴) میدان محشر (۵) میدان محشر (۶) انسان کی عظمت اور خواتین کا کردار (۷) اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں (۸) توحید (۹) آیت الکرسی کی فضیلت اور توحید (۱۰) استقامت (۱۱) عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات (۱۲) عزت اور عظمت (۱۳) ایک دوسرے کو کھانا کھلانا اور رزق حلال (۱۴) قرضہ حسنہ (۱۵) فکر آخرت (۱۶) سیرت ابراہیم علیہ السلام (۱۷) قربانی کے فضائل ومسائل (۱۸) اصلاح معاشرہ اور توبہ و استغفار (۱۹) شان مصطفیٰ ﷺ سورۃ والضحیٰ کی روشنی میں (۲۰) انبیائے کرامؑ کی فتح اور ہجرت مصطفیٰ ﷺ (۲۱) سید الشہداء سیدنا حمزہؓ (۲۲) سیدنا عمر فاروقؓ (۲۳) سیدنا عثمانؓ۔

یہ تمام خطبات میاں صاحب کے تبحر علمی، ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کا آئینہ دار ہیں۔ میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ کمال عطا کیا ہے کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیتے ہیں اور مسئلہ کی اس طرح نشاندہی اور وضاحت کرتے ہیں کہ سننے والے مسحور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اپنے ایک خطبہ (توحید) میں فرماتے ہیں: "اگر آدمی کلمہ توحید سچے دل سے پڑھے گا تو پھر پیر پرست نہیں بنے گا، پھر مولوی پرست نہیں بنے گا پھر مزار پرست نہیں بنے گا پھر وہ قرآن وحدیث کے مطابق ہی چلے گا۔ نبی کریم ﷺ نے جب اس کلمہ کو مکہ کی زمین پر بلند کیا پھر دفعہ ۱۴۴ لگ گئی، کرفیو لگ گیا، پابندیاں لگ گئیں، سزائیں شروع ہو گئیں، جنہوں نے کلمہ پڑھا تھا پھر انہوں نے تکالیف اٹھائیں لیکن کلمہ نہیں چھوڑا، گھر بار چھوڑ دیئے لیکن کلمہ کو نہیں چھوڑا، دنیا چھوڑ دی لیکن کلمہ کو نہیں چھوڑا، شہید ہو گئے لیکن کلمہ کو نہیں چھوڑا۔" (ص ۱۵۰، ۱۵۱)

مولانا محمد طیب محمدی صاحب نے ان خطبات کی ترتیب میں میاں صاحب سے تعاون کیا ہے اور ان کا یہ تعاون قابل ستائش ہے۔ یہ خطبات روح کو تازگی بخشتے ہیں، ایمان کو تازہ کرتے ہیں، دل میں سرور پیدا کرتے ہیں۔ کتاب کے آغاز میں میاں صاحب نے فرمایا کہ ان خطبات کے مطالعہ سے انشاء اللہ العزیز ایمان تازہ ہوگا اور توحید وسنت کی روشنی میسر آئے گی۔ گناہوں سے توبہ کرنے کا موقع ملے گا اور نیکیاں کرنے کا شوق بڑھے گا، میاں صاحب کی یہ تحریر حقیقت پر مبنی ہے، اس میں مبالغہ آرائی نہیں۔

☆ یہ کتاب جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور سے بھی دستیاب ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: نبی کریم ﷺ بحیثیت والد

تالیف: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ

ملنے کا پتہ: ۷۰ صفحات کی یہ کتاب "مکتبہ قدوسیہ" غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد پاک ہے: لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا۔ "جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی توقیر نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" یہ کیسا جامع ارشاد ہے۔ ایک دوسری حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکرموا اولادکم۔ "بچوں کے ساتھ عزت کا برتاؤ کیا کرو۔"

آپ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے تھے۔

پیار اور محبت بھی بچوں کا حق ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ اپنے نواسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم کو پیار کر رہے تھے۔ ایک اعرابی کو تعجب ہوا اس نے کہا آپ ﷺ جیسا باوقار انسان اور اتنا بڑا پیغمبر بچوں کو پیار کرتا ہے۔ میرے دس بچے ہیں میں ان میں سے کسی کو پیار نہیں کرتا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے دل سے رحم وشفقت نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں...... جو رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا جاتا

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں جن موضوعات پر احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں گفتگو کی ہے۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔(۱) اولاد اور نواسوں کی ملاقات کے لیے تشریف لے جانا (۲) بیٹی کا حسن استقبال (۳) بیٹوں کی اولاد سے غیر معمولی پیار (۴) اولاد کے لیے دعائیں کرنا (۵) اولاد کی تعلیم کا اہتمام (۶) نواسوں کو کھلانا ہنسانا (۷) بیٹوں کی عائلی زندگی سے تعلق (۸) نواسوں کے معاملات سے گہری دلچسپی (۹) بیٹی اور داماد کی ضرورت پر فقیر طلباء کو ترجیح (۱۰) بیٹی اور داماد کو نماز تہجد کی ترغیب (۱۱) صاحبزادی کو دنیاوی زیب وزینت سے دور رکھنا (۱۲) بیٹی کو دوزخ سے بچاؤ کی خود کوشش کرنے کی تلقین (۱۳) اولاد کا احتساب (۱۴) دامادوں کے ساتھ گہرا تعلق اور عمدہ معاملہ (۱۵) اولاد کی بیماری اور وفات پر صبر (۱۶) شدت غم کے باوجود بیٹیوں کی تجہیز وتکفین کا بندوبست (۱۷) بیٹوں کو صبر کی تلقین۔

پروفیسر صاحب کتاب کے آغاز میں فرماتے ہیں کہ والدین کی ایک بڑی تعداد اس بات کے جاننے کی شدید خواہش رکھتی ہے کہ اولاد کے ساتھ تعلق اور معاملہ کی بہترین صورت کیا ہے؟ اس کائنات میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لیے بہترین نمونہ ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں۔خود رب العزت نے اپنے کلام حمید میں ارشاد فرمایا ہے: ''بلاشک وشبہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت کا یقین رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہو'' (الاحزاب:۲۱) کتاب کے آخر میں پروفیسر صاحب حفظہ اللہ نے تمام مسلمانوں بلکہ روئے زمین کے تمام والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی (سیرت پاک بحیثیت والد) پہلو کے متعلق آگاہی حاصل کریں اور درج ذیل امور کا اہتمام کریں

اولاد سے محبت کریں، بیٹیوں کی آمد پر ان کا استقبال کریں اور اولاد کے لیے ان کی صحت پاکیزگی، شفایابی اور رحمت کی دعا کریں۔ان کی غلطیوں پر ان کا احتساب کریں اور احتساب میں نرم رویہ اختیار کریں، بیٹوں اور بیٹیوں کو اسراف وفضول خرچی سے اجتناب کرنے کی تلقین کریں اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں نماز، روزہ، صدقہ وخیرات اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی ترغیب دیں۔ ☆☆☆

نام کتاب: 477 سوال وجواب برائے نکاح وطلاق

الاصحاب الفضیلۃ: الامام ابن باز، العلامۃ العثیمین، العلامۃ الفوزان

سعودی فتویٰ کمیٹی

ترجمہ: مولانا محمد یاسر عرفات ☆ناشر: مکتبہ بیت السلام الریاض (سعودی عرب)

ملنے کا پتہ: مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

اس کتاب کے ناشر حافظ عابد الٰہی صاحب لکھتے ہیں کہ شرعی احکام سے آگاہی اور واقفیت ہر مسلمان کے دینی فرائض میں شامل ہے۔ کیونکہ اسکے ذریعے بندۂ مومن اپنے عقائد وعبادات اور معاملات کی اصلاح کر سکتا ہے۔ ہر عمل وعقیدہ کی مقبولیت کا معیار یہی ہے کہ وہ اخلاص وللّٰہیت اور اتباع قرآن وسنت پر مبنی ہو، وگرنہ کوئی عبادت خواہ کتنی ہی محنت وریاضت کر کے بجالائی جائے، بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکتی۔

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ دینی مسائل کی معرفت وفقاہت حاصل کرے تاکہ وہ اپنی عبادات ومعاملات کو شریعت کے مطابق انجام دے سکے لیکن اگر اسے کسی مسئلے کی بابت شرعی حکم سے واقفیت نہیں ہے تو ایسے علماء سے دینی مسائل پوچھے جو کتاب وسنت کی نصوص پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی رہنمائی کر سکیں۔اس کتاب میں نکاح وطلاق کے بارے میں تمام مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے اور عالم اسلام کے نامور علماء کے فتاویٰ جات کو یکجا کیا گیا ہے۔

کتاب میں مندرجہ ابواب کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) منگنی اور حق مہر (۲) نکاح اور ولی (سرپرست) کے مسائل (۳) عقد نکاح کے مسائل (۴) حقوق زوجین (۵) ازدواجی تعلقات۔اس باب میں 170 سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

دوسری قسم (فاسد نکاح کی اقسام): (۱) نکاح متعہ (۲) نکاح شغار (۳) خفیہ نکاح (۴) نکاح جلیلہ (۵) متفرق مسائل۔اس باب میں 14 مسائل کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

تیسری قسم (طلاق کے احکام):

(۱) احکام طلاق (۲) احکام خلع (۳) احکام ظہار (۴) احکام ایلاء لعان (۵) منہ بولا بیٹا (۶) احکام عدت وسوگ (۷) احکام نان ونفقہ (۸) احکام رضاعت (۹) احکام پرورش (۱۰) فرائض (۱۱) نیکی اور صلہ رحمی۔اس باب میں 266 مسائل کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

ذیل میں ایک سوال اور اس کا جواب بطور نمونہ درج کیا گیا ہے۔

سوال: پاگل شخص اگر اپنی بیوی کو طلاق دے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: پاگل اور مجنوں آدمی کی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے وہ غیر مکلف ہو چکا ہے۔اس بارے حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يحتلم وعن المجنون حتى يعقل.
(سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۴۴۰۳)

تین قسم کے اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سوئے ہوئے سے جب تک کہ بیدار ہو جائے، بچے سے جب تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل سے جب تک کہ سمجھنے لگ جائے۔(اللجنۃ الدائمۃ ۱۳۴۴۳ صفحہ ۲۱۲،۲۱۳)

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

قاری تاج محمد شاکر

ان کو کیا شہید تم نے ظالمو!
روشن جس کے قلب میں شمع قرآن تھی

منبع حق شیخ القرآن شیخ الحدیث
پیکر زہدو ورع اہل حق کی جان تھی

خدمت دیں جس نے کی اخلاص سے
حیات جن کی طلبہ دیں کے لیے قربان تھی

علم و فضل حق گوئی میں سر بلند
زبان ان کی قرآن وسنت کی ترجمان تھی

جذبہ جہاد سے سرشار تھے وہ ہر وقت
حق پرستوں پر وہ ہستی کتنی مہربان تھی

فون پر جو آئی ان کی خبرِ موت دردناک
آنسوؤں کی مالا بچی سب پر ہر آن تھی

نہ کسی سے ذاتی جھگڑا نہ حسد کی آگ تھی
زبان بس توحید وسنت کی نغمہ خواں تھی

پل بھر نہ کی کبھی اہل شرک سے مداہنت
تاج وہ عظیم ہستی اہل دیں کا نشان تھی

کیا ملا تمہیں انہیں شہید کر کے ظالمو!
شک نہیں پیچھے تمہارے قوت شیطان تھی

وہ تو ان شاء اللہ رب کی جنتوں میں پہنچ گئے
تم جہنم میں گئے جو خواہش شیطان تھی

پیکرِ رشدوہدایت حافظ عبدالرشیدؒ
صبرواستقلال کی تصویرِ عظیم الشان تھی

تا ابد نہ محو ہوں گے ان کے بخاری پر درس
اہل حق کی ہر جماعت ان پر قربان تھی

اصحاب محمد ﷺ کی محبت دل میں وہ لیے ہوئے
چل بسا وہ راہی جو سلف کی پہچان تھی

ان کے ہاتھ سے تم نے کھانا کھا کے ظالمو!
بے دردشہید کیا، کیا یہ جزااحسان تھی

غضب الٰہی سے تاج بچ سکیں گے وہ کس طرح
دشمن اسلام جن کی سوچ بے ایمان تھی

پھلا پھولا رہے یارب چمن ان کی امیدوں کا
کہ جامعہ سعیدیہ خانیوال ان کی جان تھی

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون مدیر مسئول (042) 5854010
فون ناظم اعلیٰ (042) 6581025
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104